



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ان دو آیتوں کا شان نزول کیا ہے؟

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفْتِ الدِّينَ أَوْ تَوَالِيهِ إِلَّا مَن بَعْدَ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بِنِعْمَةِ اللَّهِ وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۱۹ ... سورة آل عمران

فَلَا تَطْعَمُ الْمَلَكُوتِ ۸ وَذَوَالْهُدَيْنِ فَتَيْهَتُونَ ۹ وَلَا تَطْعَمُ كُلُّ عِلَافٍ مِّمِّينَ ۱۰ بَنَاءُ مِثْلٍ ۱۱ مَنَابِعُ الْغَيْرِ مُعْتَرِثِيمَ ۱۲ عُثْلَانِ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمَ ۱۳ أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَنِسِينَ ۱۴ ... سورة القلم

نیز یہ بھی فرمائیں کہ ان دونوں آیتوں کا مفہوم کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

پہلی آیت یعنی إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول اور پسندیدہ دین اسلام ہے۔ یاد رہے کہ دین سے مراد کبھی عمل ہوتا ہے اور کبھی عمل کی جزا۔ دین سے مراد عمل کی مثال یہ آیت :
:کریمہ ہے

وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۳ ... سورة المائدة

”اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔“

نیز فرمایا :

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۱۹ ... سورة آل عمران

”اور دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔“

:اور دین سے مراد عمل جزا کی مثالیں حسب ذیل آیات ہیں

لَبَّكُمُ الدِّينَ ۴ ... سورة الفاتحة

نیز فرمایا :

كَلَّا عَلَىٰ مَكْذِبِينَ ۹ ... سورة الانفطار

”ہرگز نہیں بلکہ تم تو جزا و سزا کے دن کو جھٹلاتے ہو۔“

نیز ارشاد الہی ہے :

وَعَلَىٰ يُومِنُ بِالْمَكْذِبِينَ ۱۰ الَّذِينَ يَكْذِبُونَ يَوْمَ الدِّينِ ۱۱ ... سورة المطففين

”اس دن جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے۔ جو جزا و سزا کے دن کو جھٹلاتے رہے۔“

پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک عمل مقبول اسلام ہے اور اسلام کے معنی ظاہری باطنی طور پر اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت و فرماں برداری اور یہ اس اسلام خاص کو بھی مشتمل ہے جو حضرت محمد ﷺ اور آپ کی امت کا دین ہے اور اسلام عام کو بھی جو تمام انبیاء کرام کا دین ہے کیونکہ ہر وہ دین جو پہلے سے قائم ہو وہ اللہ ہی کا دین اسلام ہی ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ نئی شریعت آجائے جو اسے منسوخ کر دے۔ یہ آنے والی نئی اور تاریخ شریعت دین اسلام بن جاتی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی مقبول ہوتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ **إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ** جس طرح عمومی طور پر دین کے اصول و فروع پر مستقل ہے اسی طرح یہ دین کی جزئیات پر بھی محیط ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ عمل مقبول ہوگا جو اسلام کے مطابق ہوگا : سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جیسا کہ اسی طرح یہ دین کی جزئیات پر محیط ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ عمل مقبول ہوگا جو اسلام کی مطابق ہوگا جیسا کہ اس صحیح حدیث سے ثابت ہے جو حضرت عائشہ

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَفْرَأْنَا فَهُوَ رَدٌّ» صحیح مسلم الاقصیہ باب نقض الاحکام الباطنہ ورد محرمات الامور حدیث: 1718»

”جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس کے بارے میں ہمارا امر نہیں ہے تو وہ (عمل) مردود ہے۔“

یہ مذکورہ بالا آیت کریمہ گویا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اسلام کے سوا دیگر دین اللہ تعالیٰ کے ہاں غیر مقبول ہیں خواہ ان کے مطابق عمل کرنے والے کیسے ہی کیوں نہ کریں خواہ ان کا تعلق دین یہود سے ہو یا نصاریٰ سے یا کسی بھی دوسرے دین سے کہ وہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے مقرر فرمایا ہے۔ جو شخص دین اسلام اور دیگر ادیان کو جہاں قرار دے اور کہے کہ یہ سب ادیان اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول اور پسندیدہ ہیں تو وہ کافر ہے۔ اس توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اگر توبہ کر لے تو بہتر ورنہ اس کی سزا قتل ہے کیونکہ اس دین نے جسے عطا کر کے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا سابقہ تمام ادیان کو فسخ کر دیا ہے اور اب اللہ تعالیٰ اس دین کے سوا اور کسی : دین کو ہرگز پسند نہیں فرمائے گا کیونکہ اس نے فرمایا ہے

وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝۸۵ ... سورة آل عمران

”جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔“

دوسرے آیت کریمہ جس کے بارے میں سائل نے پوچھا ہے وہ یہ ہے

وَلَا تُطْعَمُ كُلُّ عِلَافٍ مِّنْهُنَّ ۚ ۱۰ ۝ بِئِذَا مَشَاءَ بَنِي إِسْرَءِيلَ ۚ ۱۱ ... سورة التكم

”اور تو کسی ایسے شخص کا بھی کھانا نہ ماننا جو زیادہ قسمیں کھانے والا ہے وقار، کینہ، عیب گو، چغل خور۔“

سائل نے ان آیات کے شان نزول کے بارے میں پوچھا ہے تو مجھے نہیں معلوم کہ یہ آیات کسی خاص سبب کی وجہ سے نازل ہوئی ہیں۔ البتہ ان آیات میں یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کو منع فرمادیا ہے کہ وہ ایسے شخص سے کھانے میں نہ آئیں جس میں یہ صفات موجود ہوں جو ان آیات میں مذکور ہیں یعنی **كُلُّ عِلَافٍ مِّنْهُنَّ** جو بہت قسمیں کھانے والا ذلیل اوقات ہو کیونکہ یہ نفس ذلیل و مہین ہوتا ہے اور اس کی بات کو اس لیے وقت تک سچا نہیں مانا جاتا جب تک وہ قسم نہ کھالے۔ **بِئِذَا مَشَاءَ بَنِي إِسْرَءِيلَ** طعن آمیز اشارتیں کرنے والا پھلایا لیے پھرنے والا۔ (ہمزات) اس شخص کو کہتے ہیں جو کثیر الغبت اور نیت میں فرق یہ کہ غبت تو یہ ہے کہ کسی انسان کا اس کی عدم موجودگی میں اس طرح ذکر کیا جائے جو اسے ناپسند ہو نیت کے معنی ہیں لوگوں کے باہمی تعلقات کو خراب کرنا اور ان میں فتنہ و فساد پراکرنے کے لیے کوشش کرنا مثلاً ایک شخص دوسرے سے یہ کہنے کے فلاں شخص آپ کے بارے میں یہ یہ باتیں کرتا تھا۔ آپ کو گالی دیتا تھا برا بھلا کہتا تھا آپ کی یہ عیب جوئی کرتا تھا اور وہ یہ باتیں اس لیے کرے تاکہ دونوں میں دشمنی اور عداوت ڈال دے۔ حدیث سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَامٌ» صحیح البخاری الادب باب ما یکرہ من النمیمہ: 6056 و صحیح مسلم الایمان باب بیان غلط تحریم النمیمہ: 105 والفظ لہ

”چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

مَثَاجِرُ لَغْفِيرٍ مُّغْتَبَرٍ ”مال می، بخل کر نبوالا“ حد سے بڑھا ہوا بدکار“ یعنی اس میں نہ صرف یہ کہ خود کوئی خیر نہیں ہے بلکہ وہ خیر دوسرے بھی روکتا ہے۔ (معتد) کے معنی ہیں کہ وہ مخلوق پر زیادتی کرتا ہے۔ یعنی اس میں یہ دونوں خرابیاں ہیں کہ وہ مخلوق سے خیر کو روکتا بھی ہے اور مخلوق پر زیادتی کرتا ہے اور یہ ظلم کی انتہاء ہوتی ہے۔ اس لیے تو فرمایا کہ خرابیاں ہیں کہ وہ مخلوق سے خیر کو روکتا ہے بھی اور مخلوق پر زیادتی بھی کرتا ہے اور یہ ظلم کی انتہاء ہوتی ہے۔ اس لیے تو فرمایا کہ (معتدائیم) کی وہ عداوت و دشمنی پیدا کرنے والی اپنی ان معصیتوں اور خیر سے لوگوں کو منع کرنے کی وجہ سے بڑا گناہ گار ہے۔ **عُثْنِ بَعْدَ ذٰلِكَ زَيْمٍ** عثل کے معنی انتہائی سنگ دل اور متبر شخص کے ہوتے ہیں اور (زیم) اسے کہتے ہیں جو بچنے شرکی وجہ سے لوگوں میں معروف ہو۔ ”زیم“ اس کی علامت کو کہتے ہیں جو جانور کی گردن میں ہو۔

أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ۚ ۱۴ ۝ إِذَا نَسْتَأْذِنُكَ عَلَيْهِ إِيشَا قَالَ أَسْأْطِرَ الْأَوَّلِينَ ۚ ۱۵ ... سورة التكم

”اس کی سرکشی صرف اس لیے ہے کہ وہ مال والا اور بیٹوں والا ہے۔ جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہہ دیتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے قصے ہیں۔“

یعنی اس شخص کے پاس چونکہ مال اوبھیٹے تھے اس لیے یہ مال وغیرہ کی وجہ سے فریب خورد ہو گیا اس نے سرکشی اور بغاوت کی روش اختیار کر لی ہے اور جب اسے اللہ تعالیٰ کی آیات پر کھرسنائی جاتی ہیں تو یہ کہتا ہے کہ یہ لگے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں اس لیے قرآن کریم جس حسن و جمال اور عظیم معانی جن کے آداب عالیہ اخلاق فاضلہ قصص نافذہ اور اخبار صادقہ پر مشتمل ہے انہیں اس بات کو دل سے قبول کر لے کہ گناہ جس شخص کے دل کو زنگ آلود : کردیں اس کا نور حق اور ہدایت سے نیز قرآن عظیم کے شفاء اور نور سے محروم ہو جاتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْغُبَارِ لَنُحْيِي ۖ ۷ ۝ وَآدَارِكُ مَا يَحْيِي ۖ ۸ ۝ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ۖ ۹ ۝ وَلَيْلٌ مُّوَسِّدٌ لِلْكَذِبِينَ ۖ ۱۰ ۝ الَّذِينَ يَكِيدُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ۖ ۱۱ ۝ وَمَا يَكِيدُ بِرَ الْكُلِّ مُتَّبِعٌ ۖ ۱۲ ۝ إِذَا نَسْتَأْذِنُكَ عَلَيْهِ إِيشَا قَالَ أَسْأْطِرَ الْأَوَّلِينَ

۱۳ ۝ كَلَّا عَلٰى رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۚ ۱۴ ... سورة المطففين

یقیناً بدکاروں کا نام نہ اعمال بچیں میں ہے۔ تجھے کیا معلوم بچیں کیا ہے؟۔ (یہ تو) لکھی ہوئی کتاب ہے۔ اس دن جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے۔ جو جزا و سزا کے دن کو جھٹلاتے رہے۔ اسے صرف وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے ”آگے نکل جانے والا (اور) گناہ گار ہوتا ہے۔ جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہہ دیتا ہے کہ یہ اگلوں کے افسانے ہیں۔ یوں نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے زنگ (چڑھ گیا) ہے۔

اس نے آیات کو لگے لوگوں کے افسانے اس لیے قرار دیا کہ ان میں جو نور شفاء اور ہدایت ہے وہ اس کے دل تک نہیں پہنچی کیونکہ گناہوں اور معصیتوں کی وجہ سے اس کے دل پر زنگ لگ چکا ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کی : آیات سے ہدایت حاصل کرے تو اس کے ہدایت اور نور میں اضافہ ہو جاتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَالَّذِينَ ابْتَدَوا زَاوِيَهُمْ بِذِي وَءَاتَيْنَاهُمْ ثَقْوَاهُمْ ۖ... سورة محمد ۱۷

”اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں اللہ نے انہیں ہدایت میں اور بڑھا دیا ہے اور انہیں ان کی پرہیزگاری عطا فرمائی ہے۔“

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ ابْتَدَوا بِذِي وَءَاتَيْنَاهُمْ ثَقْوَاهُمْ ۖ... سورة مريم ۷۶

”اور ہدایت یافتہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت میں بڑھاتا ہے۔“

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

[فتاویٰ اسلامیہ](#)

ج 4 ص 79

محدث فتویٰ

